مولانا سید ابوذر بخاری رحمہ اللہ

جہاں پناہ! ظلِ اللہ......؟

(فرضی امیر المومنین کے عاقبت اندیش درباریوں کی عرض داشت)

حضور! آپ کب تک یہ بزمِ طرب ،محفل عیش وعشرت جماتے رہیں گے ؟
حضور! آپ کب تک غریبوں کے خوں سے' یہ جشنِ چراغاں مناتے رہیں گے؟
حضور! آپ کب تک حقائق کو مستور رکھیں گے' انصاف کا خون کرکے
حضور! آپ کب تک تشدد کا احسان فرمائیں گے ،عکسِ قانون کرکے
حضور! آپ کب تک یونہی دین مظلوم کو قید رکھیں گے زندانِ شر میں
حضور! آپ کب تک یونہی عدل وتقویٰ کو پامال رکھیں گے اپنے سفر میں
حضور! آپ کیسے امام حرم بن سکیں گے ،بتوں کے پرستار بن کر؟
حضور! آپ کیسے وفادارِ ملت رہیں گے ،شریعت کے غدار بن کر؟
حضور! آپ کیسے خدائی کریں گے' کہ ہیں سب بنی نوع باہم مساوی
حضور! آپ کیسے قیادت چلائیں گے باایں ہمہ کاذبانہ دعاوی

☆☆☆

حضور! آپ نشہ میں مخمور ہیں اور دنیا کہاں سے کہاں جا چکی ہے
حضور! آپ مانیں نہ مانیں مگر انقلابِ نوی کی گھڑی آ چکی ہے
حضور! اب تو کونوں میں دبکی ہوئی صالحیت بھی' میدان گرما چکی ہے
حضور! اب تک بے باکی اکڑی ہوئی معصیت بھی ،ہزیمت کی راہ پا چکی ہے
حضور! آپ نے آدمی کو بھی بیگار لینے کی خاطر تو انساں نہ سمجھا
حضور! آپ نے تو فقط خود فریبی کے باعث ،تغیر کا امکاں نہ سمجھا
حضور! آپ نے دین والوں کو مبغوض جانا تھا' اور دیں کی تذلیل کی تھی
حضور! آپ نے کل محاسن مٹا کر' جہاں بھر کی بدیوں کی تکمیل کی تھی
حضور! آپ نے ملک وملت کے بے لوث خدام کو عرف غدار بخشا
حضور! آپ نے بس فرنگی کے خود کاشتوں ہی کو ملت کا غم خوار سمجھا
حضور! آپ نے ڈیڑھ سو سال سے دیں پہ جاں دینے والوں کو معتوب رکھا

حضور! آپ نے مستند اور پشتینی غدارزادوں کو محبوب رکھا
حضور! آپ نے بس عدوِ خدا ونبی کی اطاعت کو مفروض جانا
حضور! آپ کا کارنامہ ہے غیروں پہ مرنا اور اپنوں کو ہر دم مٹانا
حضور! آپ کی تیغ بیداد سے آدمیت اماں چاہتی مرگئی ہے
حضور! آپ کے ظلم پیہم کی ممنون ہوکر، شرافت بھی رخصت ہوئی ہے
حضور ! آپ کے تیر تلبیس وتزویر نے بھی امانت دیانت کو چھلنی کیا ہے
حضور! آپ کی پاسبانیٔ عصمت نے شرم وحیاء کو بھی زخمی کیا ہے
حضور! آپ کی رسم بندہ نوازی نے رشوت خیانت کو زندہ کیاہے
حضور! آپ کی شان فیضان رسانی نے، قحط اور افلاس کو بھی جنا ہے

☆☆☆

حضور! آج باغی رعایا نے قصرِ حکومت پہ یلغار کردی، سنا ہے
حضور! آپ کی تیرہ بختی نے اب تو اک آتش شرربار کردی، سنا ہے
حضور! اب تو روزن سے پردہ اٹھاکر، نتائج کی وحشت کانظارہ کیجیے
عزائم کی شدت ،مقاصد کی عظمت ،وسائل کی قلت کااندازہ کیجیے
حضور! آپ کے یہ جلال حکومت ، یہ سب کروفر،دبدبہ عارضی ہے
حضور! آپ کے سارے اعمال نامی ہیں ، انجامِ بد کی گھڑی آگئی ہے
حضور! آپ کے اب حواس اڑ چلے کیوں؟ یہ سب آپ ہی کے عمل کابدل ہے
حضور! آپ چھپ جائیں ،لیکن وہ خلعت ، وہ کلغی ،وہ تاج اورخزانہ کہاں ہے؟
حضور! اب تو جاں بخشی ممکن نہیں ہے وہیں جایئے گا وہ سب کچھ جہاں ہے؟

قارئین متوجہ ہوں

قارئین کی طرف سے اکثر یہ شکایت موصول ہوتی ہے کہ ہمیں سالانہ چندہ ختم ہونے کی کوئی اطلاع نہیں ملی اور رسالہ بند کردیا گیا ہے۔اس شکایت کے ازالے اور قارئین کی سہولت کے لیے لفافے پر پتا کے اوپر مدت خریداری درج کردی گئی ہے۔قارئین سے التماس ہے کہ درج شدہ مدت کے مطابق اپنا سالانہ چندہ ارسال کرکے اگلے سال کی تجدید کرالیں۔جن قارئین کا سالانہ زرِتعاون مئی ۲۰۰۷ء اور جون، جولائی ۲۰۰۷ء میں ختم ہورہا ہے۔براہِ کرم اسی ماہ میں ہی اپنا سالانہ زرِتعاون ۱۵۰ روپے ارسال فرمادیں۔بصورت دیگر آئندہ شمارے کے لیے معذرت! (سرکولیشن منیجر)